73412- جن کا انسان کو خبطی کرنا اور اس پر مرتب ہونے والے احکام

سوال

کیا جن کا انسان کو چمٹنا ممکن ہے ، اور اگر ایسا ممکن ہے تو روز قیامت وہ اس حالت میں اپنے اعمال کا ذمہ دار کیسے بنے گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جی ہاں جن کا انسان کو لگنا اور چمٹنا ممکن ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب عزیز میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{ جو لوگ سود خوری کرتے ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے }.البقرۃ(275).

مزید آپ سوال نمبر (11447) اور (42073) اور (39214) اور (1819) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل سنت والجماعت کے آئمہ کرام کا اتفاق ہے کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہوجاتا ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{ جو لوگ سود خوری کرتے ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے }.البقرۃ(275).

اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا شیطان ابن آدم میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جس طرح خون سرایت کرتا ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (24/276-277).

دوم :

جن کا لگنا ایک قسم کی بیماری ہے ، اگر انسان اس بیماری کی موجودگی میں اپنے ہوش و حواس قائم رکھتا ہو ، اور وہ عاقل ہو اور اسے اختیار بھی حاصل ہو تو پھر اس حالت میں وہ اپنے اقوال و افعال کا ذمہ دار ہے اس کا مؤاخذہ ہو گا .

لیکن اگر یہ مرض اس پر غلبہ کر لے یعنی اس کے ہوش و حواس قائم نہ ہوں ، اور نہ اسے کوئی اختیار ہو تو وہ مجنون اور پاگل کی طرح ہے اور وہ مکلف نہیں ، اسی لیے لغت عرب میں المس کا اطلاق جنون پر ہوتا ہے .

دیکھیں : لسان العرب (6/217).

لیکن اگر اس مرض کی حالت میں کسی دوسرے پر زیادتی کرے اور اس کا مال تلف وضائع کردے تو اس مال کی ادائیگی کا ضامن ہوگا.

دیکھیں : زادالمعاد (4/66–71).

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جنون اور پاگل پن بے ہوشی اور نیند کی طرح ہے، بلکہ اختیار ختم ہونے اور بے ہوش کی عبارات کے باطل ہونے میں ان دونوں سے زیادہ شدید ہے، اور سوئے ہوئے کے قولی تصرفات مثلا طلاق اور اسلام، اور ارتداد، اور خرید وفروخت وغیرہ دوسرے قولی تصرفات میں، اس لیے جنون کے ساتھ ان کا باطل ہونا زیادہ اولی ہے.

کیونکہ مجنون کی عقل اور تمیز اور اہلیت نہیں ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے :

"تین قسم کے افراد سے قلم اٹھالی گئی ہے : سوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہوجائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہوجائے اور مجنون سے حتی کہ وہ ہوش میں آجائے"

اسے اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور ہر وہ قولی تصرف جس میں ضرر پایا جائے وہ اسی طرح ہے" انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (16/106).

اور ایک دوسرے مقام پر درج ہے :

"اور رہا مسئلہ حقوق العباد مثلا ضمان وغیرہ کا تو یہ ساقط نہیں ہونگے؛ کیونکہ یہ اس کے لیے تکلیف نہیں، بلکہ یہ اس کے ولی کے ذمہ ہیں، کہ وہ مجنون کے مالی حقوق کی ادائیگی مجنون کے مال سے کرے، اس لیے اگر اس سے جرائم واقع ہوں تو اس سے مالی لیے جائینگے بدنی نہیں، اور اگر وہ کسی انسان کا مال تلف وضائع کردیتا ہے اور وہ مجنون تھا تو اس پر اس کی ضمان ہوگی، اور اگر وہ جنون کی حالت میں کسی شخص کو قتل کردیتا ہے تو قتل کی دیت واجب ہوگی" انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (16/107).

واللہ اعلم.